بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | یکم شعبان ۱۳۹۳ھ ۳۱ ظہور ۱۳۵۲ہش ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۹۸

جماعت احمدیہ لاہور کے شاہدرہ کیمپ میں

بیگم شاہین حنیف رامے صدر ریڈ کراس سوسائٹی پنجاب کی تشریف آوری اور اظہار خوشنودی

جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کے نتیجہ میں غیر از جماعت احباب کی طرف سے اعتماد کا اظہار

لاہور۔ (نمائندہ خصوصی) جماعت احمدیہ کے نوجوان جس جوش اور ولولہ سے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد میں سرگرم عمل ہیں، اس نے ہر طبقہ کے لوگوں سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ چنانچہ اگلے روز جماعت احمدیہ لاہور کے شاہدرہ کیمپ میں ریڈ کراس سوسائٹی پنجاب کی چیئرمین بیگم شاہین حنیف رامے تشریف لائیں اور خاصی دیر تک جماعت کی طرف سے امدادی کاموں کی تفصیلات معلوم کرتی رہیں۔ انہوں نے کیمپ کا ریکارڈ بھی ملاحظہ کیا۔ قائد ضلع لاہور ملک منور احمد صاحب جاوید نے ان کو اس علاقے میں جماعت احمدیہ کی کارکردگی کی روداد اور طریق کار سے آگاہ کیا۔ جس پر انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا اور جماعت کے کاموں کو سراہا۔

یاد رہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ نے سیلاب کی آمد کی خبر سنتے ہی شاہدرہ میں اپنا امدادی کیمپ قائم کر دیا تھا۔ جو اب تک جماعت احمدیہ لاہور کی سرپرستی اور نگرانی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

اس کیمپ سے اب تک ۴۴۹۸ مصیبت زدگان کو کھانا اور ۸۹۹۹ افراد کو طبی امداد دی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ ۱۱۱۰ ماچیس بھی سیلاب زدہ لوگوں میں تقسیم کی گئیں مزید براں ۳۴۸۱/- روپے نقد، ۳۰ سیر پیاز، ۵۱۸۰ کپڑے، ۳۶۷ چائے کے پیکٹ، ۲۹۵ صابن کی ٹکیاں، ۲ من گڑ، ۴ من ۱۰ سیر بھنے ہوئے چنے، ۳۶ شیشے کے گلاس، ۲۵ سیر دودھ، ۵۰۳۸ ڈبل روٹیاں، ۲ من اچار، ۱۰ پیکٹ بسکٹ، ۲۵۴ جوڑے جوتے اور ۱۷۳ موم بتیاں بھی اپنے سیلاب زدہ بھائیوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔

خدام کی بے لوث خدمات کا اثر ہمارے غیر از جماعت دوستوں پر اس حد تک ہے

مردان سے ایک دوست تشریف لائے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ ۱۲۰۰/- روپے سیلاب زدگان میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح کہ وہ واقعی مستحقین تک پہنچ جائے۔ چنانچہ ان کے ساتھ جا کر یہ رقم بیواؤں، یتیموں اور مستحق افراد میں تقسیم کر دی گئی۔

اسی طرح گلبرگ لاہور سے ایک غیر احمدی دوست نے ۸۵۰/- روپے احمدیہ ریلیف کیمپ میں بھجوائے جو ان کی خواہش کے مطابق مستحق افراد میں تقسیم کر دیئے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے متعلق اطلاع

مختصرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن سے ہیگ، اور ہیگ سے فرانکفورٹ میں ورود مسعود

(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے)

دی ہیگ ۲۰ اگست بروز پیر (بذریعہ ڈاک) آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن سے یورپین مشنوں کے دورے پر روانہ ہوئے۔ صبح ۸ بجے حضور لندن مسجد سے Harwich کے لئے روانہ ہوئے جہاں سے حضور نے بذریعہ فیری ہالینڈ تشریف لے جانا تھا۔ یہ جگہ مسجد لندن سے تقریباً ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے بارہ بجے کے قریب Harwich سے فیری پر سوار ہوئے اور شام چھ بجے ہالینڈ میں Hook of Holland کے مقام پر فیری سے اترے وہاں امام مسجد مبارک مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مکرم عبدالعزیز صاحب جمن بخش اور مکرم عبدالعزیز صاحب ذرام حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ یہاں سے روانہ ہو کر راستے میں VAAR DINGEN کے مقام پر کھانے کے لئے رکتے ہوئے حضور تقریباً ۱۰ بجے رات مسجد مبارک دی ہیگ پہنچ گئے۔ احباب جماعت تقریباً ۲۵ کی تعداد میں حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے تھوڑی دیر تک حضور احباب کے ساتھ مشن کے ڈرائنگ روم میں تشریف فرما رہے جس کے بعد حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

دی ہیگ ۲۱ اگست بروز منگل (بذریعہ ڈاک) حضور ایدہ اللہ صبح ۱۰ بجے ہیگ سے تقریباً ۶۰ میل دور MARKEN اور VOLENDAM تشریف لے گئے شام ساڑھے پانچ بجے حضور واپس مشن ہاؤس تشریف لائے اور حضور نے احباب جماعت اور وہاں کے ملنے والے غیر از جماعت احباب سے جو شام کو حضور کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے سے ملاقات فرمائی۔ اسی دوران حضور کی آمد کی خبر سن کر روزنامہ HETIADERLAND کے نمائندہ اپنے فوٹو گرافر کے ساتھ حضور سے ملنے کے لئے آئے حضور نے ان سے غیر رسمی طور پر بات چیت کی جس میں ان کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے عقاید کیا ہیں نیز یہ کہ موجودہ دنیا کے حالات میں یورپ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اسلام قبول کرے۔ کیونکہ دوسری صورت میں جس راہ پر اہل یورپ چل رہے ہیں وہ انہیں تباہی کی طرف لے جانے والی ہے سوا آٹھ بجے تک حضور احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔

سوا آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ فلسطین کے ایک احمدی بھائی محمد سربانی صاحب کی دعوت پر ان کے گھر رات کے کھانے کے لئے تشریف لے گئے جہاں سے رات گیارہ بجے مسجد میں واپسی ہوئی واپسی پر حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور احباب جماعت سے الوداعی ملاقات فرمائی۔

۲۲ اگست بروز بدھ۔ آج صبح ۹ بجے حضور ایدہ اللہ ہیگ سے عازم فرانکفورٹ ہوئے۔ فرانکفورٹ ہیگ سے تین سو آٹھ میل پر ہے راستہ میں تھوڑی دیر کے لئے رکتے ہوئے حضور تقریباً ۸ بجے رات مسجد نور فرانکفورٹ پہنچ گئے جہاں مکرم فضل الٰہی صاحب انوری امام مسجد نور کی قیادت میں احباب جماعت حضور کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے استقبال کرنے والے احباب کی تعداد ۶۰ تھی۔ حضور تقریباً ۲۵ منٹ تک احباب کے ساتھ تشریف فرما رہے گفتگو فرماتے رہے پھر حضور نے مغرب و عشاء کی نماز

تازہ اطلاع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت زیورک (سوئٹزرلینڈ) پہنچ گئے

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا مندرجہ ذیل کیبل گرام موصول ہوا ہے۔

زیورک ۲۵ ظہور (اگست) ۱۳۵۲ہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ جمعہ (۲۴ ظہور/اگست) کی شام کو بخیریت زیورک پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے کوائف

انگلستان کی احمدی خواتین سے حضور کا ایمان افروز خطاب اور نہایت اہم و بیش قیمت نصائح

مختلف ممالک سے تشریف لانیوالے احباب سے ملاقاتیں

(مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے)

محترم چوہدری محمد علی صاحب اپنی رپورٹ محررہ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۷۳ء میں جو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں موصول ہوئی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

لنڈن ۱۲ اگست ۱۹۷۳ء

آج اتوار کا دن ہے۔ آج حضور کل سے بھی زیادہ سارا دن مصروف رہے۔ ظہر سے قبل ۱۸۳ افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

ایسٹ لنڈن	۳۰
جلنگھم	۱۵۰
گھانا	ایک
فرانس	ایک
ریاستہائے متحدہ امریکہ	ایک

ظہر وعصر کی نمازوں کے بعد حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور ضروری ہدایات دیں۔ نیز جلنگھم کی جماعت کو حضور نے اجازت مرحمت فرمائی۔ کہ وہ مناسب قطعہ زمین کے خریدنے کا بندوبست کریں تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جا سکے۔

سوا چار بجے شام حضور نے لجنہ اماء اللہ انگلستان کے عمومی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ جس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس اجلاس میں ۶۵۰ سے زائد احمدی بہنوں نے شمولیت کی۔ حضور کے خطاب سے قبل لجنہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں اخلاص و اطاعت کے والہانہ جذبات کا اظہار ایک ایڈریس کے ذریعے کیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا ملخص یہ ہے:۔

حضور نے فرمایا۔ جس طرح زمینی پانی میں آلائشیں اور کدورتیں شامل ہو جاتی ہیں اور سمندر کا پانی کھاری اور گدلا ہو جاتا ہے۔ [illegible] روحانی پانی بھی جو الہام اور وحی کے ذریعے آسمان سے نازل ہوتا ہے اور روح کو صحت اور زندگی بخشتا ہے۔ امتداد زمانہ اور دیگر وجوہات کے باعث گدلا ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح زمینی پانی کی صفائی اور طہارت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انتظام کیا ہے اور سمندر کے کھاری پانی سے بخارات بن کر اڑتے ہیں۔ اور تازہ اور مصفیٰ پانی کی صورت میں بارش بن کر برستے ہیں اسی طرح روحانی پانی بھی جب گدلا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجددین کے ذریعے اس کی صفائی کا انتظام فرماتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت نوح۔ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام تک یہی اصول کارفرما رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ سو سال تک تو مجددین نے اس آسمانی پانی کی جو حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذریعے دنیا کو ملا صفائی کے فرائض سرانجام دیئے۔ حتیٰ کہ نوع انسانی موجودہ دور میں داخل ہو گئی۔ یہ زمانہ وہ ہے جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کی بشارت دی گئی تھی اس بشارت کے ذریعے بنی نوع انسان کو ایک امت واحدہ بنا کر انسان کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا۔ اب حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعے اسلام کو اس کی اصل صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ دنیا میں قائم کیا جائے گا اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے مستورات پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس کے دو حصے ہیں۔ اول احمدی مستورات کے لئے ضروری ہے کہ وہ مثالی احمدی بنیں۔ ان کے لباس۔ گفتار اور کردار میں اسلام کی تصویر نظر آئے خصوصاً یورپ اور انگلستان میں رہنے والی خواتین کو یہ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ ہماری احمدی بہنیں یورپ کی نقل کریں۔ یورپ کی عورتیں ان کے لباس کو پہننے لگیں۔ اس ضمن میں حضور نے قرآنی پردے کا صحیح مفہوم واضح فرمایا۔ اور الا ما ظھر منھا (۲۴-۳۲) کی روشنی میں تفصیل سے بیان فرمایا۔ کہ کب۔ اور کس قسم کا پردہ فرض ہے۔ اور محرم اور غیر محرم کے سامنے پردہ کے متعلق قرآن کریم نے کیا حکم دیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ پردہ کا حکم بہت سادہ اور صاف ہے اور وہ یہ کہ اس زینت کو جو ایک خاتون اپنے باپ یا خسر کے سامنے ظاہر کر دیتی ہے۔ اس کو غیر محرم کے سامنے جاتے وقت اسے چھپانا ہو گا۔

حضور نے تاکیداً ارشاد فرمایا کہ ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی خاتون قرآنی ارشاد کے مطابق پردے کے احکام کی پورے طور پر پابندی کرے۔

خواتین کے دوسرے ضروری فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ ماں اور بچے میں زبان کا بُعد نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ ماں صحیح طور پر بچے کی تربیت نہیں کر سکے گی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ بچوں کو اردو سکھائیں۔ تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا براہ راست مطالعہ کر سکیں۔ نیز فرمایا۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو آپ انگریزی سیکھیں۔ تا آپ ایک احمدی خاتون کا کردار مؤثر طور پر ادا کر سکیں۔ فرمایا۔ جب ایک ڈینش یا جرمن یا افریقن احمدی ہوتا ہے تو اسے عربی سیکھنے کی لگن اور فکر ہوتی ہے کیونکہ عربی ام الالسنہ ہے اور وہ پاک اور مطہر زبان ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ یا پھر اسے اردو سیکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ پس مستورات کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے پورے طور پر وارث بنیں۔ اس کے بغیر دنیا میں عظیم تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔

حضور کا یہ روح پرور خطاب سوا چھ بجے شام تک جاری رہا۔ نماز مغرب سے قبل حضور مشن ہاؤس کے صحن میں تقریباً ایک گھنٹہ تک چہل قدمی فرماتے رہے۔ بہت سے خدام بھی حاضر ہو گئے اور حضور کے ارشادات سے مستفید ہوئے۔

ان دو دنوں کی ملاقاتوں میں حضور سارا سارا دن مصروف رہے۔ جس کی وجہ سے صحت پر نقاہت کے آثار نمایاں ہیں۔ عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ حضور تاکید فرماتے ہیں کہ اس سفر کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے التزام اور درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ بھجواتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کا سترہواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کا سترہواں سالانہ اجتماع مورخہ ۹-۱۰-۱۱ ستمبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار، سوموار، منگل بمقام ملیر، نزد گرینڈ ہوٹل کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا اجتماع بھی ہوگا۔ ضلع کراچی کے تمام خدام اور اطفال اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔ قائدین مقامی سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال اس اجتماع میں شامل کرنے کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

صوبہ سندھ کی تمام مجالس کے قائدین ضلع سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں خود بھی تشریف لائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام و اطفال کو بھی بھجوانے کا اہتمام فرما کر مجلس کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مرکز سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شرکت متوقع ہے۔

(سیکرٹری اجتماع و معتمد ضلع کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم تبوک ۱۳۵۲ ہش

قہرِ الٰہی کا نشانہ بنانے والی بُرائی

ایمان کے تین درجے ہیں اول درجہ تصدیق باللسان کا ہے، دوسرے درجہ کا تعلق تصدیق بالقلب سے ہے اور تیسرا درجہ تصدیق بالاعمال سے تعلق رکھتا ہے۔ جب تک ایمان کے یہ تینوں درجے کسی انسان کو حاصل نہ ہوں وہ عنداللہ مومن قرار نہیں پا سکتا۔ اس میں تیسرے اور آخری درجہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ ایمان کے ثمرات اسی وقت ظاہر ہوتے ہیں جب اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے نتیجہ میں انسان کو اس کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق ملتی ہے۔ اس طرح انسان کے قول اس کے دلی جذبات و احساسات اور اعمال میں کامل مطابقت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ مطابقت اسے دین و دنیا میں اور عنداللہ و عندالناس سرخرو اور فائز المرام کرنے کا موجب بنتی ہے اگر قول جذبات اور اعمال میں یہ ہم آہنگی اور مطابقت موجود نہ ہو یعنی زبان پر تو ایمان کا دعوےٰ ہو اور اعمال اس سے یکسر متضاد ہوں تو پھر یہی نہیں کہ انسان ایمان کے طیب و شیریں ثمرات سے محروم رہتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی مول لینے کے نتیجہ میں دعوئ ایمان کے باوجود بالآخر عذاب الٰہی کا مورد بنے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں قول اور فعل کی دورنگی سے نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(الصف آیات ۳ و ۴)

اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں اس بات کا دعوےٰ کرنا جو تم کرتے نہیں خدا کو بہت ہی ناپسند ہے۔

ظاہر ہے جو امر خدا کو از حد ناپسند ہے وہ اس کی ناراضگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا اور خدا کی ناراضگی ہمیشہ نزول قہر الٰہی کا موجب ہوا کرتی ہے۔ جب کوئی قوم صداقت کو قبول کرنے کے بعد زبان سے تو ایمان کا دعوےٰ کرتی ہے اور اعمال وہ بجا لاتی ہے جن کا ایمان سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے سراسر مخالف اور الٹ ہوتے ہیں اور کوئی تنبیہہ بھی اس پر اثر نہیں کرتی اور وہ قول و فعل کے تضاد کو دور کرنے کی طرف مائل ہی نہیں ہوتی تو پھر وہ اپنے نفس پر خود ظلم کرنے اور اس ظلم سے باز نہ آنے کی وجہ سے خود اپنے آپ کو قہر الٰہی کا نشانہ بنا لیتی ہے۔ اور اگر قول و فعل کے اس تضاد میں خدا تعالےٰ کے برگزیدوں کی مخالفت اور ان کی ایذا رسانی کا جرم بھی شامل ہو تو پھر قہر الٰہی عذاب کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بنی اسرائیل اسی لئے قہر الٰہی کا نشانہ اور مورد عذاب بنے کہ اعتداء کی شکل میں قول و فعل کا تضاد اور خدا تعالےٰ کے برگزیدوں کو ایذا پہنچانا ان کی عادت ہی نہیں بلکہ مسخ شدہ فطرت کا ایک عنصر بن گیا تھا جیسا کہ فرمایا وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ (البقرہ آیت ۶۲) ظاہر ہے خود مسلمان ماضی میں اسی لئے قہر الٰہی کا نشانہ اور مورد عذاب الٰہی ہوئے کہ ان میں یہ دونوں خرابیاں در آئی تھیں اور وہ اپنی اصلاح کی طرف مائل ہونے سے یکسر غافل اور لاپرواہ ہو گئے تھے۔ پس قول و فعل کا تضاد کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ ایسی خطرناک بات ہے جو تباہی کی طرف لے جانے والی ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قول و فعل میں تضاد کی مضرت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالےٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسے ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو جب دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار ہی کو تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے کہ قوم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل کسی اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وقت میں مبعوث کئے گئے تھے جبکہ دیگر اقوام کی طرح مسلمان بھی قول و فعل کے تضاد کا شکار تھے اور اس امر کے سزاوار بن چکے تھے کہ وہ بھی اپنی اصلاح نہ کرنے کی صورت میں قہر الٰہی کا نشانہ بنیں اس لئے حضور علیہ السلام نے قول و فعل میں مطابقت پیدا کرنے پر بہت زور دیا اور بالخصوص اپنے متبعین کو خبردار فرمایا کہ وہ بھی کہیں دوسری قوموں کی طرح قول و فعل میں تضاد کا شکار ہو کر اپنے آپ کو قہر الٰہی کا مستحق نہ بنا لیں آپ نے بار بار اس امر پر زور دیا کہ وہ سب سے زیادہ اس بات کی فکر کریں کہ ان کا فعل ان کے قول کے مطابق ہو جس ایمان کا وہ زبان سے دعوےٰ کرتے ہیں ان کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیں۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:۔

"میں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو۔ تقوےٰ طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اور خوب یاد رکھو کہ اگر تقوےٰ اختیار کرو گے اور اس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لوگے تو اللہ تعالےٰ سب سے اول تم کو ہی ہلاک کرے گا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا اور پھر عملی طور سے اس کے منکر ہوتے ہو۔ اس بات پر ہرگز بھروسہ مت کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی۔ جب تک پورا تقویٰ نہ اختیار کرو گے ہرگز نہ بچو گے خدا کا کسی سے رشتہ نہیں۔ نہ اس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اسی کی مخلوق ہو۔ صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو۔ . . . . . خدا چاہتا ہے کہ عملی راستی دکھاؤ تا کہ وہ تمہارے ساتھ ہو۔ رحم، اخلاق، احسان، اعمال حسنہ، ہمدردی اور فروتنی ہیں اگر کمی رکھو گے تو مجھے معلوم ہے اور بار بار میں بتلا چکا ہوں کہ سب سے اول ایسی ہی جماعت ہلاک ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت جب ان کی امت نے خدا کے حکموں کی قدر نہ کی تو باوجودیکہ موسیٰ ان میں موجود تھا مگر پھر بھی بجلی سے ہلاک کئے گئے۔ پس تم بھی دبا کرو گے تو میری موجودگی کچھ کام نہ آوے گی"۔

(تقریر ۱۲ راگست ۱۹۰۴ء بمقام لاہور۔ بحوالہ تقریروں کا مجموعہ صفحہ ۱۶)

پس قول اور فعل میں مطابقت نہ ہونا یعنی دعوئ ایمان کے مطابق اعمال نہ بجا لانا ایسی خطرناک برائی ہے جو قوموں کو قہر الٰہی کا نشانہ بنانے والی ہے اور عذاب الٰہی کی یہی جڑ ہے جسے اپنے عمل سے کاٹنا از بس ضروری ہے اس زمانہ میں روئے زمین کے مسلمانوں کی ذلت و مسکنت کا موجب یہی ہے کہ وہ قول و فعل کے تضاد میں مبتلا ہیں عالم اسلام کی نجات اسی میں ہے کہ وہ اپنے عمل کو قول کے مطابق بنائے علی الخصوص ہمارے لئے از بس ضروری ہے کہ ہم قول اور فعل میں اس مطابقت کی سب سے زیادہ محافظت کریں جس سے اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مزین کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم جماعتی فریضہ ——— وقفِ زندگی

مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو قائم کرنے، دینِ اسلام کی اشاعت اور آپ کی ذات بابرکات کو دنیا سے متعارف کرانے کی خاطر اپنے آپ کو پیش کرنا وقف کہلاتا ہے۔

اقسامِ وقف

وقف کی دو قسمیں ہیں۔ اول:۔ اوقاتِ زندگی کا کچھ حصہ خدا کی راہ میں قربان کرنا۔ دوم:۔ زندگی کے تمام لمحات۔ مادام الحیات خدا کی راہ میں قربان کر دینا۔

قسم اول:۔ وقف کی پہلی قسم یہ ہے۔ کہ انسان مامور من اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ عہد کرے کہ کہ دین کا روبار دنیا میں مصروف رہتے ہوئے بھی آپ کے لائے ہوئے مشن کی تکمیل کے لئے اپنے دائرہ عمل میں ہمیشہ کوشاں رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اس قسم کے وقف کا ذکر اس آیت کریمہ میں فرمایا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

تم سب سے بہتر اُمّت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو۔ اور بدی سے روکتے ہو۔

اس آیت میں اُمّتِ مسلمہ کے مقام اور فرائض کی طرف اشارہ ہے اور یہ بتایا ہے۔ کہ تمہارا کام خیرالامم ہونے کے لحاظ سے بنی نوع انسان کی خدمت اور اشاعتِ دینِ اسلام ہے۔ یعنی امت محمدیہ سے وابستگی اس بات کو مستلزم ہے کہ ہر مسلمان اپنے دائرہ عمل میں اپنے آپ کو اشاعتِ اسلام کے لئے وقف رکھے اور یہی اس کا نصب العین ہے۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے وقف کی اس روح کو سمجھتے ہوئے ایسے رنگ میں جد و جہد اور کوشش کی جس کے نتیجہ میں سارا عالم گہوارۂ اسلام بن گیا۔ ہند و پاک بجائے خود اس امر کا زندہ ثبوت ہے جہاں مسلمان تاجروں کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوئی

قسم دوم:۔ پہلی قسم کے وقف میں کاروبارِ دنیا کے اوقات میں سے ہر ایک کو کچھ وقت دینی کاموں میں صرف کرنے کا ارشاد ہے۔ لیکن دوسری قسم کا وقف یہ ہے کہ جماعت و قوم کا ایک حصہ یا گروہ کلیۃً اپنی زندگیوں کو وقف کر دے اور ہمہ وقت خدمتِ دین اور اعلائے کلمۂ اسلام میں مصروف رہے۔

اللہ تعالیٰ اس گروہ واقفین کے ذکر میں کلام پاک میں فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر (آل عمران ع۱۱)

تم میں ایک جماعت ہونی چاہیئے۔ جو نیکی کی ہدایت کرے اور نیکیوں کا حکم دے اور بدی سے روکے

اس ارشادِ خداوندی کے مطابق ہمیں اصحابِ صفہ نیز بعد میں آنے والے درویش اور صوفیا کرام اس زمرہ واقفین میں نظر آتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیوں کا لمحہ لمحہ اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے وقف تھا۔ جنہوں نے ملک ملک اور قریہ قریہ گھوم پھر کر دعوتِ اسلام دی بعلمِ اسلام کو دنیا کے چپہ چپہ پر لہرایا اور ہر دل میں محبتِ رسول کو قائم کیا۔

جماعت احمدیہ اور وقف

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سبب مادی دور میں ہر وہ شخص جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ یہ عہد کرتا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔" چنانچہ اس ضمن میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم [illegible])

اس عہد کے لحاظ سے ہر احمدی خواہ وہ ملازمت کے سلسلہ میں ہے یا زراعت پیشہ ہے یا تجارت کے ذریعہ کاروبار میں مشغول ہے۔ ابلاغِ حق اور غلبۂ اسلام کی مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے اپنے دائرہ عمل میں وقف ہے۔ کیونکہ یہ عہد ہر احمدی سے "دست در کار دل با یار" کا مطالبہ کرتا ہے۔ یعنی دنیا کے کاموں کو جاری رکھتے ہوئے کچھ وقت دینی کاموں کے لئے وقف کرنے کی تلقین کرتا اور یہ پابندی لگاتا ہے۔ کہ قدم بہر حال دین کو حاصل ہونا چاہیئے دنیا اس کی لونڈی اور خادمہ ہے۔ امام الزمان مہدیٔ دوراں حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں!

"اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۹۰)

وقفِ زندگی کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر احمدی کو تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا ذمہ دار قرار دیا ہے اور اس ذمہ داری کی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں تاکید فرمائی ہے آپ رض فرماتے ہیں!۔

"تبلیغ ایسی چیز ہے جو کسی ایک شخص پر فرض نہیں بلکہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ وہ تبلیغ میں حصہ لے۔"

(الفضل ۴ اپریل ۱۹۴۸ء)

باایں ہمہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اس ضرورت کو بھی محسوس کیا کہ جماعت کا ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے۔ جو کلیۃً اپنی زندگی وقف کر دے اور ہمہ وقت خدمتِ دین میں مصروف ہو جائے۔ آپ کی اس مبارک خواہش پر شمعِ احمدیت کے پروانوں نے دیوانہ وار لبیک کہا اور حاجی الحرمین حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح اول رض، حضرت مولانا عبدالکریم رض اور دیگر سینکڑوں جاں نثار صحابہ رض نے اپنے گھر بار کو خیرباد کہا اور قادیان میں آکر ہمہ وقت دین اسلام اور اشاعتِ قرآن کریم کے کاموں میں مصروف ہو گئے اور گھر بار کا کبھی خیال تک بھی نہ کیا۔

واقفین زندگی کے ادارہ کا قیام

شمعِ احمدیت کے یہ واقفین پروانے جب رفتہ رفتہ داعیٔ اجل کو لبیک کہنے لگے تو اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے امام الزمان حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں مدرسہ احمدیہ نامی ایک ادارہ واقفینِ زندگی کی بنیاد رکھی اور یہ ادارہ اب جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ جس نے جانے والے بزرگوں کے خلا کو پُر کیا اور جس کے فارغ التحصیل مجاہدینِ اسلام خلیفہ وقت کی راہنمائی اور ہدایت کے مطابق اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ قرآنِ کریم کے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے لوگوں کے دل اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صداؤں سے فضا کو معطر کرتے ہوئے علمِ اسلامی کو دنیا میں بلند سے بلند تر لہرائے جا رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عملی نمونہ سے وقف زندگی ایسے اہم فریضہ کو اجاگر فرمایا ہے اور جماعت کو ہر آن اس طرف متوجہ رہنے اور اسے کما حقہ ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں!

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے .... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں؟"

(ملفوظات جلد دوم ص۱۰۰)

احمدی والدین:۔

آج یہ مقدس ادارہ جامعہ احمدیہ جماعت کو وقف زندگی جیسے اہم فریضہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے احمدی والدین کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے نعمتِ اولاد سے نوازا ہے۔ اپنے جگر گوشوں کی زندگیاں اسلام کی خدمت وقف اور قربان کرنے کے لئے پکارتا ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس مقدس فرض سے عہدہ برآ ہونے کی تحریک ان الفاظ میں فرمائی ہے!

"ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے جگر گوشوں کو دین کی اشاعت کیلئے قربان کرتے چلے جائیں۔"

(الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۴۶ء)

خدا کرے کہ ہم وقفِ زندگی کے اہم جماعتی فریضہ کے جملہ تقاضوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہوں اور غلبۂ اسلام کی جد و جہد میں کما حقہ حصہ لے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد!

"جو اس جد و جہد میں کوشش کرنے والے ہونگے انسان تو کیا فرشتے بھی اس پر رشک کریں گے ..... فتح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی ہوگی ہاتھ تمہارے ہونگے۔" (مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء)

کے مصداق پائیں گے۔ اللّٰھم آمین۔

واقفین عارضی کی خدمت میں ضروری گزارش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک و مفید تحریک وقفِ عارضی میں احبابِ جماعت بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ واقفین عارضی کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی ہفتہ وار رپورٹ بھجواتے وقت اپنی رپورٹ پر اپنا وقف نمبر ضرور درج کیا کریں یہ امر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جانے والی اور دفتر کو بھجوائی جانے والی رپورٹوں کے لئے ضروری ہے۔

اسی طرح واقفین عارضی اپنے عرصہ وقف میں اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دینے کے ساتھ ساتھ وقفِ عارضی میں شمولیت کی بھی احسن رنگ میں تحریک فرماتے رہا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

ربوہ

معیار سوم: اوّل: نصرت ربانی عبدالغفار ششم بی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ۴۹/۵۰
دوم: شکیلہ بیگم گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دارالبرکات ربوہ ۴۸
دوم: مسعودہ طاہرہ ششم بی نصرت گرلز سکول ؍؍ ۴۸
سوم امۃ النصیر طاہرہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ؍؍ ۴۷
؍؍ فرحت جبیں عبدالرحیم پنجم بی نصرت گرلز سکول ؍؍ ۴۷
؍؍ نور جہاں فضل عمر سکول ؍؍ ۴۷
؍؍ بشریٰ قمر محمد سعید پنجم اے نصرت گرلز سکول ؍؍ ۴۷
معیار دوم اوّل امۃ القیوم محمد شفیع انور ہفتم اے ؍؍ ؍؍ ۴۸
؍؍ فرحانہ بشیر فضل عمر سکول ؍؍ ۴۸
دوم امۃ الہادی ہفتم اے نصرت گرلز سکول ؍؍ ۴۷
سوم عابدہ نسرین شیخ محمد ہفتم اے ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۴۶
معیار اوّل۔ اوّل بشریٰ امیر احمد دہم سی نصرت ؍؍ ؍؍ ۷۴/۷۵
؍؍ ذکیہ حمید نہم اے ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۷۴
دوم مبشرہ طیبہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۶۹
سوم رفیعہ سلطانہ دہم بی نصرت گرلز ؍؍ ؍؍ ۶۸
؍؍ رضوانہ بشیر فضل عمر سکول ؍؍ ۶۸

بیرون از ربوہ

شہری لجنات میں

معیار سوم اوّل آمنہ خیر النساء سرگودھا ۴۶/۵۰
دوم عارفہ جبیں کوئٹہ کوئٹہ ۴۴
؍؍ شہلا مقصود سلطان پورہ لاہور ۴۴
؍؍ قمر النساء سرگودھا ۴۴
؍؍ فوزیہ کوئٹہ ۴۳
معیار دوم اوّل ہما محمود لطیف آباد حیدرآباد سندھ ۴۷
دوم امۃ الشکور حمید ماڈل کالونی کراچی ۴۶
سوم آنسہ ارشاد ؍؍ ؍؍ ۴۵
؍؍ ناہید نازلی ؍؍ ۴۵
معیار اوّل اوّل زاہدہ پروین پیپلز کالونی لائل پور ۶۶/۷۵
دوم عذرا کوثر ؍؍ ؍؍ ۶۵
سوم بشریٰ صدیقی جناح کالونی ؍؍ ۶۳

دیہاتی لجنات میں

معیار سوم اوّل شفقت نسیم فیروز والا ضلع گوجرانوالہ ۴۳/۵۰
؍؍ شفقت متین چک سکندر ضلع گجرات ۴۳
دوم امۃ السلام فیروز والا ضلع گوجرانوالہ ۴۱
سوم امۃ الجمیل چک سکندر ضلع گجرات ۴۱
معیار دوم اوّل منصورہ قدوس بشیر آباد ۴۴
؍؍ آصفہ حسنی چک ۱۲۱ حسن پور ضلع لائل پور ۴۴
دوم ذکیہ بیگم بشیر آباد ۴۳
سوم نصیرہ ؍؍ ۴۲
معیار اوّل اوّل امۃ النصیر چک ۱۲۱ حسن پور ضلع لائل پور ۵۷/۷۵
دوم آمنہ بی بی چک منگلا ۵۱
سوم امۃ المتین چک ۱۲۱ حسن پور ضلع لائل پور ۵۰

درخواستِ دعا

خاکسار کے بہنوئی محترم شیخ محمد اشرف صاحب ساکن سکھر سندھ اولادِ نرینہ سے محروم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ دیرینہ خواہش پوری فرمائے۔ آمین (شیخ مقبول احمد ... ربوہ)

۲۔ عاجز کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور ۲۷ اگست کو علاج کی غرض سے سول ہسپتال سرگودھا میں داخل ہیں جہاں ان کا اپریشن متوقع ہے احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں آمین۔ (شیخ محمد خان ملک امارت صوبہ پنجاب۔ سرگودھا)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۸-۹-۱۰ نبوت ۱۳۵۲ ہش
۸-۹-۱۰ نومبر ۱۹۷۳ء
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے
اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہو کر ایک نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بھانجے عزیزم چوہدری ظفر اقبال صاحب ... ابن چوہدری عبدالغفور صاحب ناصر بھیڑ آف کوئٹہ کا نکاح ہمراہ امۃ القیوم صاحبہ بنت چوہدری کمال الدین صاحب مرحوم آف شام گنج مردان بعوض حق مہر تین ہزار (۳۰۰۰/-) روپیہ مکرم آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ۲۰/۷ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ تخت گنج مردان میں پڑھا۔
احباب جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (محمود احمد اختر۔ نسبت روڈ۔ لاہور)

اعلان دارالقضاء

مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری شکر دین صاحب ولد چوہدری نواب دین صاحب ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم نے ایک صاحب کو ۸۰۰ روپے قرض دیئے ہوئے تھے۔ جو نظارت ہذا کو ان دنوں وصول ہوئے ہیں۔
براہ مہربانی رقم مذکورہ بالا مرحوم کے درج ذیل وارثان کو حصص شرعیہ ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔
۱۔ چوہدری مبارک علی صاحب ۲۔ چوہدری محمد مالک صاحب ۳۔ چوہدری محمد خان صاحب پسران
۴۔ مسماۃ اقبال بیگم صاحبہ دختر۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سیرت و سوانح حضرت چوہدری حاکم علی صاحب آف چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا

مذکورہ بالا عنوان کے تحت ایک مقالہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جو احباب جماعت چوہدری صاحب موصوف سے ذاتی تعلقات کی وجہ سے یا بالواسطہ متعارف ہوں، خاکسار کو مطلع فرما کر جلد اپنی معلومات سے مطلع فرمائیں۔ نیز اگر کوئی متعلقہ فوٹو ہو تو اس کی بھی اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (نسیم احمد باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خصوصی نمائندے پنجاب کے مختلف متاثرہ علاقوں کے دورے پر روانہ ہو گئے

ملتان اور راولپنڈی کی مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے وسیع امدادی مساعی

ربوہ ۱۳ اگست۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خصوصی نمائندے مہتمم صاحب خدمت خلق اور نمائندہ الفضل۔ جھنگ ملتان۔ مظفر گڑھ ڈیرہ غازی خان۔ خانپور۔ رحیم یار خان اور بہاولپور کے متاثرہ علاقوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

ان علاقوں سے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو رہے تھے لہٰذا یہ وفد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سے ہدایات لے کر ان اضلاع کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرے گا۔ وہاں کے امدادی کام کا جائزہ لینے کے علاوہ کام کی رفتار اور کیفیت کو وسیع اور تیز تر کرنے کے بارہ میں بھی تجاویز پیش کرے گا۔

پانی میں گھرے ہوئے مصیبت زدہ لوگوں میں خشک خوراک کی تقسیم

ملتان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ۱۱۔ ۱۷ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے خشک خوراک کے ایک ہزار پیکٹ ضلعی حکام کے ذریعہ پانی میں گھرے ہوئے افراد میں ہیلی کاپٹر سے تقسیم کرائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے اپنی امدادی سرگرمیوں کو وسیع کرتے ہوئے انہیں ملتان سے ۲۸ میل دور موضع بھنڈہ تک پہنچا دیا۔ یہ گاؤں پانی سے چاروں طرف سے گھرا ہوا تھا اور یہاں کے لوگ سخت مصیبت میں مبتلا تھے اور ان تک خوراک بھی بہت کم پہنچ رہی تھی مورخہ ۱۸ اگست سے مجلس نے یہاں کیمپ لگایا۔ اور ۲۱ اگست تک اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کو خوراک اور طبی امداد کے علاوہ دیگر ضروریات بھی مہیا کرتے رہے۔ ۲۱ اگست سے فوج کے جوان ان بھائیوں کی امداد کو پہنچ گئے۔ اس طرح یہاں کے متاثرہ افراد کے لئے کھانے کا انتظام ہو گیا۔ اب اس علاقے کی ضرورت کے مطابق صرف طبی امداد کا کام جاری ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کی طرف سے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مدد کے لئے امدادی سامان از قسم اجناس۔ پارچات برتن وغیرہ اکٹھا کرنے کا کام جاری ہے

مجلس نے شجاع آباد کے علاقہ میں بھی باقاعدہ کیمپ قائم کر کے وہاں کام شروع کر دیا ہے۔ تفصیلی رپورٹ کا ابھی انتظار ہے۔

خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا وفد گجرات میں

راولپنڈی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مکرم مرزا محمد نصیر صاحب قائد خدام الاحمدیہ علاقہ مسجد نور راولپنڈی نے ایک خصوصی وفد امدادی سامان کے ساتھ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کے لئے گجرات روانہ کر دیا ہے امدادی سامان خشک خوراک کے دو سو تھیلے ۳۰۰ پارچات اور دیگر ضروری اشیاء پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں مزید امداد کا سامان اکٹھا کر لیا گیا ہے جسے لے کر عنقریب دوسرا وفد گجرات روانہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

یاد رہے کہ اس سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے دو وفود نے وزیر آباد میں بھی امداد کا کام کیا ہے۔ اور اس کے نواح میں ضرورت مندوں میں امدادی سامان تقسیم کیا ہے

٭

پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگی قیدیوں کے تبادلے کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

سمجھوتہ کی تفصیلات ایک نظر میں

اسلام آباد ۲۸ اگست۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگی قیدیوں کی واپسی کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کی مکمل تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا ہے سمجھوتے کے تحت نوے ہزار پاکستانی جنگی قیدیوں کی واپسی کا کام پاکستان میں مقیم بنگالیوں اور بنگلہ دیش سے خاصی تعداد میں ان غیر بنگالیوں کے تبادلے کے ساتھ عمل میں آئے گا۔ جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے پاکستان آنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ جنگی قیدیوں کی واپسی کی تاریخ کا تعین پاکستان اور بھارت کی باہمی رضامندی سے کیا جائے گا۔ معاہدہ پر دہلی میں پاکستان کی طرف سے وزیر مملکت برائے امور خارجہ عزیز احمد اور بھارت کی طرف سے اندرا گاندھی کے خصوصی نمائندے پی این ہکسر نے دستخط کئے۔ معاہدے کے مطابق بنگلہ دیش ۱۹۵ جنگی قیدیوں پر مقدمے نہیں چلائے گا۔ اور اس تنازعہ کا تصفیہ پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان سہ فریقی مذاکرات میں ہو گا اس وقت تک یہ جنگی قیدی بھارت میں رہیں گے اور انہیں بنگلہ دیش منتقل نہیں کیا جائے گا۔ سمجھوتے میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ جنگی قیدیوں کی واپسی کے سمجھوتے سے جو الجھن کی جو فضا پیدا ہوئی ہے اس سے سہ فریقی مذاکرات کے امید افزا نتائج برآمد ہوں گے۔ اور اس میں ۱۹۵ جنگی قیدیوں کا مسئلہ طے ہو جائے گا۔

سمجھوتہ کی نمایاں باتیں یہ ہیں

۱۔ ہندوستان ۱۹۵ جنگی قیدیوں کے سوا باقی تمام پاکستانی جنگی قیدیوں اور شہری نظر بندوں کو واپس بھیجنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نوے ہزار پاکستانی فوجی اور شہری جو پچھلے بیس مہینوں سے ہندوستان کے کیمپوں میں نظر بند ہیں اب پاکستان واپس آ سکیں گے۔

۲۔ ٹرانسپورٹ کے انتظامات مکمل ہونے کے بعد ان جنگی قیدیوں اور شہری نظر بندوں کی واپسی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اتفاق رائے سے مقرر کی جانے والی تاریخ سے شروع ہو گی۔

۳۔ پاکستان میں رکے ہوئے بنگالیوں اور بنگلہ دیش سے غیر بنگالیوں کی واپسی بھی ایک ساتھ شروع ہو جائے گی بنگلہ دیش سے ایسے غیر بنگالی واپس لئے جائیں گے جو پاکستان آنے کا استحقاق رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے غیر بنگالی جو پاکستان آنے کی ضرورت محسوس کریں۔ ان کو بھی واپس لیا جائے گا

۴۔ ۱۹۵ جنگی قیدی جو سردست پاکستان واپس نہیں بھیجے جائیں گے ان کے بارے میں بنگلہ دیش اس بات پر رضامند ہو گیا ہے کہ ان پر مقدمے نہیں چلائے جائیں گے۔ اور جب تک ان کے مستقبل کا فیصلہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے مشترکہ اجلاس میں نہیں کیا جاتا ان کو بنگلہ دیش منتقل نہیں کیا جائے گا یہ ملاقات سہ فریقی تبادلہ مکمل ہونے کے بعد کی جائے گی۔ لیکن اس سے پہلے بھی منعقد ہو سکتی ہے۔ تاہم مسٹر عزیز احمد نے کہا کہ ہمیں یہ توقع ہے کہ اس مسئلہ کا بھی تصفیہ ہو جائے گا۔ اور انہیں زیادہ دیر تک روکا نہیں جائے گا۔ ۵۔ جن لوگوں پر سمجھوتہ کا اطلاق ہو گا۔ ان کی واپسی جس حد تک ممکن ہو گا ایک ساتھ اور جلد از جلد عمل میں آئے گی۔

یہ سمجھوتہ زبردست اہمیت کا حامل ہے

(عزیز احمد)

راولپنڈی۔ دفاع اور امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر عزیز احمد نے کہا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگی قیدیوں کے تبادلے کا سمجھوتہ زبردست اہمیت کا حامل ہے اور کروڑوں افراد جو اس برصغیر میں پائیدار امن کے قیام کے متمنی ہیں۔ انہیں اس سمجھوتے سے روحانی تسکین حاصل ہو گی۔

راولپنڈی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لاکھوں کی تعداد میں پاکستان اور بنگلہ دیش کے باشندوں کا تبادلہ مفاہمت کی فضا پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرے گا۔ جس سے پاکستان کے ان ۱۹۵ جنگی قیدیوں کی واپسی کے متعلق بھی معقول فیصلہ کر لیا جائے گا جن پر مقدمے چلانے کا ارادہ ظاہر کیا جا رہا ہے تاہم انہوں نے کہا کہ معاہدہ کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ جب تک ان افراد کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا ان پر مقدمے نہیں چلائے جائیں گے۔ اور یہ بات انتہائی اطمینان کا باعث ہے کہ بنگلہ دیش نے مفاہمت کے جذبہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ تجویز تسلیم کر لی ہے۔